تاثرات

تحریکِ پاکستان کا مقصد یہ تھا کہ اسلامیانِ ہند اس برِعظیم کے مسلم اکثریت والے علاقوں پر مشتمل اپنی جداگانہ مملکت قائم کرلیں تاکہ وہ دائمی ہندو اکثریت کی سیاسی غلامی اور معاشی استحصال سے محفوظ رہیں، اپنی تہذیب و ثقافت اندرونی اقدار و روایات کا تحفظ کریں اور اسلامی نظریۂ حیات کے مطابق معاشرے اور مملکت کی اصلاح و تعمیر کرکے اپنی زندگی اسلامی سانچوں میں ڈھال سکیں۔ اسلامی نظام کی تجدید ایک عظیم نصب العین ہے جس سے ہمیشہ مسلمانوں کو گہرا روحانی، جذباتی و ذہنی تعلق رہا ہے لیکن یہ ابھی تک نظری حدود سے نکل کر عملی شکل اختیار نہ کرسکا۔ اس ضمن میں تحریکِ پاکستان سے جو امیدیں وابستہ کی گئی تھیں پاکستان بن جانے کے بعد اگرچہ وہ پوری نہ ہوئیں، تاہم اس نصب العین کو عملی شکل دینے کا جذبہ برقرار رہا۔ چنانچہ پاکستان کی پہلی مجلسِ دستور ساز نے قراردادِ مقاصد منظور کرکے اس نصب العین کی نشان دہی کی۔ اور پاکستان کے تمام دساتیر میں اس قرارداد کو اساسی اہمیت دی گئی۔

پاکستان کے نئے دستور کی اسلامی دفعات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اس ملک کو اسلامی مملکت بنانے کے لیے حکومت سنجیدگی کے ساتھ مؤثر عملی تدابیر اختیار کرنا چاہتی ہے اور اسلامی نظریات کی کونسل کا قیام اسی سلسلہ کی ایک اہم کڑی ہے۔ پاکستانی معاشرے کو اسلامی سانچوں میں ڈھالنے کے لیے یہ لازم ہے کہ اس ملک میں کوئی ایسا قانون نہ بنایا جائے جو اسلامی احکام کے خلاف ہو اور مروجہ قوانین میں حسبِ ضرورت ترمیم و اصلاح کرکے انھیں اسلامی احکام کے مطابق بنایا جائے۔ اس اہم ضرورت کو نئے دستور کے ضمن میں پوری طرح ملحوظ رکھا گیا ہے اور یہ صراحت کردی گئی ہے کہ تمام موجودہ قوانین کو قرآن پاک اور سنت میں منضبط اسلامی احکام کے عین مطابق بنایا جائے گا اور ایسا کوئی قانون نہیں بنایا جائے گا جو مذکورہ احکام کے منافی ہو۔ اس مقصد کے لیے اسلامی نظریات کی ایک کونسل تشکیل دینے کا فیصلہ کیا گیا جو ایسے ارکین پر مشتمل ہو جنھیں قرآن پاک اور سنت کے متعینہ اسلامی اصولوں اور فلسفہ کا علم ہو، یا پاکستان کے اقتصادی، سیاسی، قانونی اور انتظامی مسائل کا فہم و ادراک رکھتے ہوں۔ جہاں تک

ممکن ہو اس کونسل میں مختلف مکاتب فکر کو نمائندگی حاصل ہو۔ کم از کم دو ارکان ایسے ہوں جو عدالتِ عظمیٰ اور عدالت عالیہ کے جج ہوں یا رہ چکے ہوں۔ کم از کم چار ارکان ایسے ہوں جو کم از کم پندرہ سال سے اسلامی تحقیق یا تدریس کے کام سے وابستہ چلے آرہے ہوں اور کم از کم ایک رکن خاتون ہو۔

اس کونسل کے فرائض یہ قرار دیئے گئے ہیں: پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلیوں سے ایسے ذرائع اور وسائل کی سفارش کرنا، جن سے پاکستان کے مسلمانوں کو اپنی زندگی انفرادی اور اجتماعی طور پر ہر لحاظ سے اسلام کے ان اصولوں اور تصورات کے مطابق ڈھالنے کی ترغیب ہو اور امداد ملے، جو قرآن پاک اور سنت میں متعین ہیں۔ کسی ایوان، صوبائی اسمبلی، صدر یا گورنر کو کسی ایسے سوال کے بارے میں مشورہ دینا جس میں کونسل سے یہ دریافت کیا گیا ہو کہ آیا کوئی مجوزہ قانون اسلامی احکام کے منافی ہے یا نہیں۔ ایسی تدابیر کی سفارش کرنا جن سے نافذالعمل قوانین کو اسلامی احکام کے عین مطابق بنایا جا سکے۔ نیز ان مراحل کی سفارش کرنا جن سے گزر کر محولہ تدابیر کو رو بہ عمل لانا چاہیے اور پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلیوں کی رہنمائی کے لیے اسلام کے ایسے احکام کی ایک موزوں شکل میں شیرازہ بندی کرنا جنھیں قانونی طور پر نافذ کیا جا سکے۔

اسلامی کونسل پر یہ ذمہ داری بھی عائد کی گئی ہے کہ وہ اپنے تقرر سے سات سال کے اندر حتمی رپورٹ پیش کرے اور سالانہ عبوری رپورٹ پیش کرتی رہے۔ یہ رپورٹیں دونوں ایوانوں اور ہر صوبائی اسمبلی میں بحث کے لیے پیش کی جائیں گی۔ پارلیمنٹ اور اسمبلی رپورٹ پر غور و خوض کریں گی اور حتمی رپورٹ کے بعد دو سال کے اندر قوانین وضع کیے جائیں گے۔

نئے دستور کی اسلامی دفعات کے مطابق عمل کرنے سے اسلامی احکام کے مطابق معاشرے کی اصلاح کرنے میں بہت مدد ملے گی۔ حال ہی میں اسلامی نظریات کی جو کونسل تشکیل دی گئی ہے وہ مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے بہت موزوں افراد پر مشتمل ہے اور یقین ہے کہ اپنے فرائض بہت خوبی سے انجام دے گی۔ ہمیں اس بات کی خوشی ہے کہ ہمارے ادارے کے رکن اور مشہور عالم جناب مولانا محمد حنیف ندوی بھی اس کونسل کے رکن ہیں۔

(رزاقی)

جنا[illegible] اے - رحمٰن

چُپ

ہوئے صیدِ ستم چپ، چشمِ نم چُپ — ہے چُپ ہر سُو، زبانیں چپ، قلم چُپ
ستمگر ہے ستم پہ اپنے نازاں — رہیں گے عدل کے کب تک قدم چپ
کچھ ایسی بات تھی میرے بیاں میں — ہوا ہے سامعِ رودادِ غم چپ
نشانِ زندگانی غلغلہ ہے — جو رکھتے ہیں زباں، رہتے ہیں کم چپ
مفر کس کو یہاں رسمِ فغاں سے — جہاں ہیں، ہے فقط راہِ عدم چپ
جفا کا ہاتھ جب اُٹھے کسی پہ — نہیں ممکن، رہیں تا دیر ہم چپ
جھکیں گے سر وہیں سب خود سروں کے — جہاں ہوتا ہے ہر دارا و جم چپ
سخن معیارِ ظرفِ آدمی ہے — کبھی رکھتی ہے انساں کا بھرم چپ
جتائے محسنوں نے اپنے احساں — کرم کر کے رہے اہلِ کرم چپ
کبھی جرمِ ضعیفی کا ہے پردہ — کبھی اہلِ وفا کی ہے قسم چپ
زبانِ دل سمجھتے ہیں وہی کچھ — جنھیں کر دے لگن کا زیر و بم چپ
ہے ناطق چشم، لب خاموش میرے — سخن سے ہو گئی آخر بہم چپ
کھلا اب تک نہ رازِ ذوقِ سجدہ — گھپائیں چپ، اندھیرے چپ، صنم چپ

پتا منزل کا پوچھا ہی کیے ہم
رہے رستے کے سارے پیچ و خم چپ